روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۴۶ جمعرات ۱۳-رمضان ۱۴۱۴ھ ' ۲۴-تبلیغ ۱۳۷۳ ہش ' ۲۴-فروری ۱۹۹۴ء

الفضل اور انصار اللہ کے اسیران کی رہائی
کیلئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

○ روزنامہ الفضل ربوہ اور ماہنامہ انصار اللہ کے ایڈیٹر صاحبان' پرنٹر اور پبلشر صاحبان کی گرفتاری کو دو ہفتے گذر چکے ہیں اور ابھی تک ان کی ضمانت منظور نہیں ہوئی۔ اس وقت یہ مقدمہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔

احباب کرام سے جملہ اسیران محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل ' محترم آغا سیف اللہ صاحب پبلشر و مینیجر الفضل (جو ناظم دار القضاء بھی ہیں) محترم قاضی منیر احمد صاحب پرنٹر الفضل و انصار اللہ ' محترم مولانا محمد الدین ناز صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ اور محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب پبلشر ماہنامہ انصار اللہ کی جلد رہائی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد رقم فرماتے ہیں۔

مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے اور ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں۔ دفتر میں بھی تشریف لاتے ہیں۔ تاہم کمزوری کچھ ہے۔ دوستوں سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ اسیر راہ مولا مکرم قاضی منیر احمد صاحب ابن حضرت قاضی محمد نذیر صاحب مرحوم (ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف) کی خوشدامن محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی عبد الرحمان صاحب آف لاہور بعمر قریباً ۸۵ سال مورخہ ۲۲- فروری صبح ۵ بجے بقضائے الٰہی ربوہ میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت قاضی محمد نذیر صاحب فاضل کی نسبتی ہمشیرہ تھیں۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المہدی میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم صفی الرحمان صاحب خورشید مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنی یادگار دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

مکرم قاضی منیر احمد صاحب اپنی اسیری کی وجہ سے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔ ان کے لئے اجازت کے حصول کی کوشش کی گئی جو کامیاب نہ ہوئی۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

جنگِ احد میں فتح حاصل کرنے کے باوجود کفار مکہ آنحضرتؐ کے رعب کے آگے ٹھہر نہ سکے

جنگوں کی تاریخ میں یہ غیر معمولی جرأت و دلیری کا واقعہ ہے

احمدیہ ٹیلی ویژن پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے درس القرآن کا خلاصہ جو حضرت صاحب نے ۱۴- فروری ۱۹۹۴ء کو ارشاد فرمایا۔

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن = ۱۴- فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر بیت الفضل لندن سے درس القرآن دیتے ہوئے سورہ آل عمران کی آیت ۱۵۲ کی تشریح فرمائی۔ اس آیت میں جنگ احد کے بعد رعب طاری ہو جانے دشمن کا باوجود فاتح ہو جانے کے دوبارہ حملہ نہ کرنے کا ذکر ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب تھا کہ دشمن کو حملہ کی جرأت نہ ہوئی۔

حضرت صاحب نے اس آیت کی تشریح میں فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت اور بہادری کے سب صحابہ رضی اللہ عنہم قائل تھے۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں ہمیشہ اس جگہ ہوتے تھے جہاں سب سے زیادہ خطرہ ہوتا تھا۔ جنگ حنین کی مثال ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آگے سب سے خطرناک جگہ پر تھے اور یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب

یعنی میں سچا نبی ہوں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ یہ ایسا خطرناک موقعہ تھا کہ سب صحابہؓ پیچھے رہ گئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے اور تنہا تھے مگر اس کے باوجود آپؐ اکیلے دشمن کی طرف دلیری کے ساتھ بڑھتے گئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ رعب کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مدمقابل اتنا طاقتور ہو کہ یہ کہا جائے کہ اس سے لڑ کر اس پر طاقت نہیں پائی جا سکتی۔ احد میں یہ صورت حال نہیں تھی اس وقت دشمن مسلمانوں کو مغلوب کر چکا تھا اور مسلمانوں کے ۷۰- افراد شہید ہو چکے تھے۔ اس لئے یہ وجہ کفار پر رعب کی نہیں ہو سکتی تھی۔ رعب کی وجہ اگر کوئی تھی تو وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کا وجود تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر ایک اہم بات بیان فرمائی ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو اور اللہ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑنا نہیں۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارے اندر بزدلی پیدا ہو گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔

دوسری بات رعب کی یہ بیان فرمائی ہے کہ دشمن جو مشرک ہو اس کی ذات کے اندر خوف مضمر ہوتا ہے۔ کیونکہ مشرک وہمی ہوتا ہے۔ اس کے پاس اپنے شرک کی کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ رعب کی پہلی وجہ کہ مدمقابل طاقتور ہو یا فاتح ہو' رعب کی یہ وجہ مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتی رہی تھی کیونکہ وہ درے پر قائم نہ رہنے کی وجہ سے کفار کے اچانک حملے کا شکار ہو گئے تھے۔ لیکن رعب کی دوسری وجہ قائم تھی کہ مسلمان موحد تھے اور کفار مشرک تھے اور شرک جب بھی توحید سے ٹکرائے گا وہ خوف کھائے گا۔ مومن کو اللہ نے توحید کی وجہ سے رعب عطا کیا ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ جنگ احزاب میں یہی ہوا کہ جب آندھی کی وجہ سے کفار کے سردار کے خیمے کی آگ بجھ گئی تو کفار پر رعب طاری ہو گیا۔ انہوں نے آگ کے بجھ جانے سے برا شگون لیا۔ ان پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ افراتفری میں اپنے خیمے اکھاڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ کفار کے سردار ابو سفیان پر اتنا خوف طاری ہوا کہ وہ اپنی سواری کو کھولے بغیر اس پر سوار ہو گیا اور اسے دوڑانے کے لئے ایڑیاں مارنے لگا۔ تب کسی نے اسے متوجہ کیا کہ اپنی سواری کو کھول تو لو۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ احد میں جو واقعہ ہوا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست بہادری کی مثال تھا۔ اور دنیا بھر کی جنگوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت دو روپیہ

۲۴ - تبلیغ ۷۳ ۱۳ھش ۲۴ - فروری ۱۹۹۴ء

الفضل کی تاریخ کا ایک روشن دن

۲۲- فروری ۱۹۹۴ء کا دن الفضل کی تاریخ کا ایک روشن اور یادگار دن تھا- اس روز روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر کو ہتھکڑی لگا کر عدالت میں پیش کیا گیا- روزنامہ الفضل کی اکیاسی سالہ تاریخ میں یہ منفرد اعزاز محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کو نصیب ہوا ہے کہ اللہ کی راہ میں انہوں نے لوہے کے زیور پہنے- لوہے کا یہ زیور پہننے میں ایڈیٹر صاحب الفضل کے ہمراہ جن دوسرے لوگوں کو یہ تاریخی سعادت عطا ہوئی وہ الفضل کے پبلشر مکرم آغا سیف اللہ صاحب، پرنٹر مکرم قاضی منیر احمد صاحب اور ماہنامہ انصار اللہ کے ایڈیٹر محترم محمد الدین ناز صاحب اور پبلشر مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ہیں- ان میں محترم قاضی منیر احمد صاحب تو اس میدان کے پہلے سے تجربہ شدہ ہیں- اللہ کی راہ میں اس سے پہلے بھی وہ لوہے کا زیور پہن چکے ہیں-

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر بھی آپ کے مخالفوں نے کئی مقدمات بنائے- حکام کئی بار مخالفت پر کمربستہ ہوئے- ایک بار تو ایک حاکم نے یہ تہیہ کر لیا کہ وہ آپ کو ضرور ہتھکڑی لگا کر گرفتار کرے گا- آپ کے رفقاء کو اس خبر کا پتہ چلا تو وہ سب بے حد پریشان ہوئے- ان کی پریشانی دیکھ کر حضرت بانی سلسلہ نے اس مفہوم کے الفاظ بیان فرمائے کہ ہم اللہ کی راہ میں لوہے کا زیور پہننے میں خوشی محسوس کریں گے-

حضرت بانی سلسلہ کے مریدان باصفا کو اس روحانی اعزاز میں سے حصہ پانا مبارک ہو- صد مبارک ہو- بے شک یہ اعزاز ان بزرگان کا ہی نہیں بلکہ انکی نسلوں کا بھی قیمتی اثاثہ ہے اور تاریخ احمدیت کے صفحات اس دور ابتلاء میں ثابت قدمی دکھانے والے ان سپوتوں کے ذکر سے ہمیشہ جگمگاتے رہیں گے- شاعر نے انہیں کے لئے کہا تھا

آج ہم دار پہ کھینچے گئے جن باتوں پر
کیا خبر کل وہ زمانے کو نصابوں میں ملیں

اس موقعہ پر احباب کرام کی خدمت میں ان سب اسیران کی رہائی کی دعا کی درخواست کے ساتھ جماعت احمدیہ کے دیگر اسیران کی رہائی کے لئے بھی درخواست دعا ہے- مقدمہ ساہیوال کے اسیران کی اسیری دسویں سال میں داخل ہے- اسی طرح بعض اور احمدی بھی اللہ کی راہ میں قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں- اللہ تعالیٰ سب کو ہمت و حوصلہ دے صبر و ثبات دے- ان کے گھروں کو برکتوں سے بھر دے- ان کے اہل خانہ اور بچوں کو اپنی بے حد و حساب نعمتوں سے سرفراز کرے اور دین و دنیا میں ہر مرحلہ پر ان کو کامیاب اور سرفراز کرے- آمین-

ہتھکڑی میرے ہاتھ میں دیکھی
بڑھ گیا حوصلہ جوانوں کا
احمدیت کو جب ضرورت ہو
دیں گے نذرانہ اپنی جانوں کا

ابو الاقبال ۲۳-۲-۹۴

ہتھکڑیوں کی ہے جھنکار
شہر کے لوگو، اب ہشیار
اللہ اللہ کہنے والے
نعرہ زن ہیں زاروزار

ابو الاقبال ۲۲-۲-۹۴

جھکو تو در پہ خدا کے جھکاؤ اپنی جبیں
بگاڑ سکتے نہیں کچھ زمین نہ اہل زمیں

بلا رہے ہیں زمانے کو ہم خدا کی طرف
ہمارے عزم کو یہ لوگ جانتے ہی نہیں

یہ نرم نرم شگوفے یہ پھول پھل اپنے
کسی نے دیکھے بھی ہیں یہ زمانہ بھر میں کہیں

یہ کھیل شعلہ و شبنم کی ہو نہیں سکتی
دلوں کی آگ ہے اور ہے بھی عشق ہی کی امیں

میرے امام سے پوچھو کہ دردِ دل کیا ہے
وہ بھیجتے ہیں دعاؤں کا تحفہ میرے تئیں

ہر ایک حرف پہ تصدیقِ مہر کی مہریں
ہر ایک لفظ محبت کا زیور زریں

ہے جس کے ہاتھ میں لاٹھی اُسی کی بھینس بھی ہے
وہ کون لوگ ہیں جن کا یہی اصول نہیں

میں اپنے آپ کو آزاد ہی سمجھتا ہوں
میرے لئے تو حوالات قید و بند نہیں

نسیم غیر سمجھتے نہیں کسی کو ہم
ہر ایک دوست ہے اپنا ہر ایک دل کے قریں

نسیم سیفی ۱۹-۲-۹۴

قطعات کی بہار

جس ملک میں انصاف نہ ہوگا
جس ملک میں آپس میں مساوات نہ ہوگی
اُس ملک میں اوصافِ حمیدہ نہ ملیں گے
اُس ملک میں عزت کی کوئی بات نہ ہوگی

۱۲-۲-۹۴

سب نے میرا خیال رکھا ہے
سب نے مجھ سے بہت وفا کی ہے
سب کو اللہ دے جزائے خیر
سب نے میرے لئے دعا کی ہے

۱۳-۲-۹۴

کس قدر دلنشین ہے انداز
ساری دنیا ہے گوش بر آواز
سن رہے ہیں نئے نئے نکتے
کھل رہے ہیں حیات و موت کے راز

۱۳-۲-۹۴

جبر کا صبر سے مقابلہ ہے
جبر ہارے گا صبر جیتے گا
بیت جاتے رہے ہیں سارے دَور
دَور یہ بھی کبھی تو بیتے گا

۱۳-۲-۹۴

آنکھ رونے لگی رہی روتی
دامنِ دل میں بھر گئی موتی
ابتلاء کے بغیر یہ تحریک
ساری دنیا میں کس طرح ہوتی

۱۳-۲-۹۴

کاروبارِ زندگی میں تو پڑا ہے کچھ خلل
تازگیٔ روح کا لیکن نہیں کوئی بدل
میری راہوں میں کھڑی کرتے ہیں دیواریں مگر
دل یہ کہتا ہے چلا چل اور اب کچھ تیز چل

۱۴-۲-۹۴

مانا کہ ہم بوجہ گرفتار ہو گئے
اور کچھ بیان رونقِ اخبار ہو گئے
بادل چھٹا تو ساری فضا صاف ہو گئی
"قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے"

۱۴-۲-۹۴

ہو رہا ہے آسمانوں پر ہمارا فیصلہ
ساری دنیا گوش بر آواز ہے سن پائے گی
در پئے آزار ہیں جو سوچ سکتے ہی نہیں
"غیر کیا جانے کہ غیرت اس کی کیا دکھلائے گی"

۱۴-۲-۹۴

ابوالاقبال

شیخ عبدالقادر

ہجرت حبشہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چند صحابہؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مسلمانوں کو قریش کے ہاتھ سے اتنی تکالیف پہنچ رہی ہیں آپ ان کے لئے بد دعا کیوں نہیں فرماتے؟ یہ الفاظ سنتے ہی آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور بڑے جلال سے فرمایا۔ "دیکھو تم سے پہلے وہ لوگ گذر چکے ہیں جن کا گوشت لوہے کے کانٹوں سے نوچ نوچ کر ہڈیوں تک صاف کر دیا گیا مگر وہ اپنے دین سے متزلزل نہیں ہوئے اور وہ لوگ بھی گذرے ہیں جن کے سروں پر آرہ رکھ کر انہیں چیر دیا گیا مگر ان کے قدموں میں بھی لغزش نہیں آئی۔ دیکھو خدا اس کام کو ضرور پورا کرے گا حتیٰ کہ ایک شتر سوار صنعا (شام) سے لے کر حضرموت تک سفر کرے گا اور اس کو سوائے خدا کے اور کسی کا ڈر نہ ہو گا مگر تم جلدی کرتے ہو"

ایک دفعہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف چند اور صحابہؓ کو لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم مشرک تھے تو ہم معزز تھے اور کوئی ہماری طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن جب سے مسلمان ہوئے ہیں۔ متواتر کفار کے مظالم سہہ رہے ہیں یا رسول اللہ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم کفار کا مقابلہ کریں۔" آپؐ نے فرمایا۔ "یعنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو کا حکم دیا گیا ہے۔ پس میں تمہیں لڑنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔"

"گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار"

ہجرت حبشہ رجب سنہ ۵ نبوی جب مسلمانوں کی تکلیف انتہا کو پہنچ گئی۔ آنحضرت ﷺ نے یہ حالت دیکھی تو فرمایا کہ حبشہ کا بادشاہ عادل اور انصاف پسند ہے اس کی حکومت میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا وہاں ہجرت کر جاؤ۔" حبشہ کا ملک براعظم افریقہ کے شمال مشرق میں واقع تھا اس زمانہ میں وہاں کا بادشاہ اصحمہ نامی تھا۔ بلکہ اب تک بھی وہاں کا حکمران اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے مطابق رجب سنہ ۵ نبوی میں سب سے اول گیارہ مرد اور چار عورتوں نے ہجرت کی۔ ان میں سے زیادہ مشہور کے نام یہ ہیں۔ حضرت عثمانؓ بن عفان اور ان کی زوجہ رقیہؓ بنت رسول اللہ ﷺ۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف۔ زبیرؓ بن العوام۔ ابو حذیفہؓ بن عتبہ۔ عثمانؓ بن مظعون۔ مصعب بن عمیر۔ ابو سلمہ بن عبدالاسد اور ان کی زوجہ ام سلمہ۔ یہ مہاجرین کا قافلہ عموماً ان لوگوں پر مشتمل تھا جو طاقتور قبائل سے تعلق رکھتے تھے۔ کیونکہ کمزوروں میں جو آزاد تھے۔ ان میں تو طاقت ہی نہ تھی۔ اور جو غلام تھے۔ وہ یوں بھی بے بسی کی حالت میں تھے۔

غرض یہ مومنین کا قافلہ جب شعیبہ پہنچا۔ جو اس زمانہ میں عرب کی ایک مشہور بندر گاہ تھا تو انہیں فوراً ایک تجارتی جہاز مل گیا جس پر یہ سوار ہو گئے۔ قریش کو جب اس واقعہ کا علم ہوا۔ تو انہوں نے فوراً تعاقب کیا۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ جہاز روانہ ہو چکا تھا۔ ناچار خائب و خاسر واپس لوٹ آئے۔

ان کے اس طرح ناکام واپس آنے پر قریش مکہ نے باہم مل کر یہ فیصلہ کیا۔ کہ نجاشی اور اس کے درباریوں کے پاس مع بیش قیمت تحائف کے دو سفیر بھیجے جائیں۔ جو وہاں جا کر درخواست کریں کہ چند بیوقوف لوگ جنہوں نے اپنا آبائی مذہب ترک کر کے ملک میں ایک فساد عظیم برپا کر دیا ہے۔ بھاگ کر آپ کے ملک میں آ گئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ انہیں واپس کر دیں۔

چنانچہ اس غرض کے لئے عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو منتخب کیا گیا۔ یہ دونوں حبشہ کے دارالسلطنت اکسوم میں پہنچے۔ پہلے تحائف پیش کر کے درباریوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ پھر نجاشی کے دربار میں حاضر ہوئے۔ اور خوب اچھی طرح سے قریش کے خیالات کی ترجمانی کی درباریوں نے بھی تائید کی۔ لیکن نجاشی جو ایک بیدار مغز اور روشن ضمیر انسان تھا اس نے یک طرفہ فیصلہ دینے سے انکار کر دیا اور کہا۔ میں جب تک مسلمانوں کا بیان بھی نہ سن لوں کوئی صحیح رائے قائم نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مسلمان مہاجرین بھی بلائے گئے۔ نجاشی نے ان سے مخاطب ہو کر کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے اور یہ کیا دین ہے۔ جو تم نے نکالا ہے۔ "حضرت جعفرؓ بن ابی طالب نے مسلمانوں کی" طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے جواب دیا۔ کہ

"کہ اے بادشاہ! ہم جاہل لوگ تھے۔ بت پرستی کرتے تھے مردار کھاتے تھے۔ بدکاریوں میں مبتلا تھے قطع رحمی کرتے تھے ہمسایوں سے بد معاملگی کرتے تھے اور ہم میں سے مضبوط کمزور کا حق دبا لیتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک رسول بھیجا۔ جس کی نجابت اور صدق و امانت کو ہم سب جانتے تھے۔ اس نے ہم کو توحید سکھائی اور بت پرستی سے روکا اور راست گفتاری اور امانت اور صلہ رحمی کا حکم دیا اور ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دی اور بدکاری اور جھوٹ اور یتیموں کا مال کھانے سے منع کیا اور خونریزی سے روکا۔ اور ہم کو عبادت الہٰی کا حکم دیا۔ ہم اس پر ایمان لائے اور اس کی اتباع کی۔ لیکن اس وجہ سے ہماری قوم ہم پر ناراض ہو گئی اور اس نے ہم کو دکھوں اور مصیبتوں میں ڈالا اور ہم کو طرح طرح کے عذاب دیئے اور ہم کو اس دین سے جبراً روکنا چاہا۔ حتیٰ کہ ہم تنگ ہو کر اپنے وطن سے نکل آئے اور آپ کے ملک میں آ کر پناہ لی۔ پس اے بادشاہ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کے ماتحت ہم پر ظلم نہ ہو گا"

نجاشی اس تقریر سے بہت متاثر ہوا۔ اور حضرت جعفر سے کہنے لگا جو کلام تم پر اترا ہے وہ مجھے سناؤ۔" اس پر حضرت جعفر نے بڑی خوش الحانی سے سورۃ مریم کی چند آیات سنائیں یہ آیات سن کر نجاشی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اس نے رقت بھرے لہجہ میں کہا خدا کی قسم یہ کلام اور ہمارے مسیح کا کلام تو ایک ہی منبع نور کی کرنیں معلوم ہوتی ہیں۔" یہ کہہ کر نجاشی نے قریش کے وفد کو کہا کہ تم واپس چلے جاؤ۔ میں ان مظلوم لوگوں کو تمہارے خونی پنجہ میں نہیں دینا چاہتا مگر قریش اپنا پورا زور لگانے کے بغیر کیسے واپس جا سکتے تھے دوسرے دن عمرو بن العاص پھر دربار میں حاضر ہوا اور نجاشی سے عرض کیا کہ

"جناب آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ یہ لوگ مسیح کے متعلق کیا کہتے ہیں۔" نجاشی نے کہا بہت اچھا ہم مسیح کے متعلق بھی ان کی تعلیم سن لیتے ہیں۔" چنانچہ مسلمان پھر حاضر ہوئے اور حضرت جعفر نے کہا:

"اے بادشاہ ہمارے اعتقاد کی رُو سے حضرت مسیح اللہ کا ایک بندہ ہے۔ خدا نہیں ہے۔ مگر وہ اس کا ایک بہت مقرب رسول ہے اور اس کے کلام سے عالم ہستی میں آیا ہے جو اس نے مریم پر ڈالا۔" نجاشی نے فرش سے ایک تنکا اٹھا کر کہا۔ کہ واللہ جو مرتبہ مسیح کا تم نے بیان کیا ہے۔ میں اس تنکے کے برابر بھی اس سے بڑھ کر نہیں سمجھتا۔" گو نجاشی کے اس کلام پر دربار کے پادری بھی جو مسیح کو ابن اللہ کہتے تھے برہم ہوئے لیکن نجاشی نے ان کی کچھ پرواہ نہ کی اور قریش کے سفیر بالکل ناکام واپس آئے۔ ان کا اس طرح ناکام واپس آنا قریش پر بہت گراں گذرا اور انہوں نے اور بھی زیادہ شدت کے ساتھ مسلمانوں کو دکھ دینا شروع کر دیا۔ دوسری طرف مسلمانوں نے جب نجاشی سے اس قدر نیک سلوک دیکھا۔ تو مکہ میں خبر بھیج کر دوسرے بھائیوں کو بھی اپنے پاس آنے کی دعوت دی چنانچہ اگلے سال علاوہ بچوں کے ایک سو ایک مرد عورت حبش میں جمع ہو گئے اور یہ حبش کی ہجرت ثانیہ کہلاتی ہے۔ یہ مہاجرین ایک عرصہ تک بڑے امن کے ساتھ حبشہ میں زندگی بسر کرتے رہے۔ مگر اکثر ہجرت یثرب کے قریب واپس آ گئے اور بعض جو باقی رہ گئے تھے وہ اس وقت واپس آئے جبکہ آنحضرت ﷺ جنگ خیبر سے واپس آ رہے تھے۔

ایک قابل ذکر واقعہ اس جگہ پر ایک واقعہ کا ذکر کرنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ صحابہؓ کو حبشہ میں ٹھہرے ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ کہ نجاشی کو اپنے ایک حریف سے جنگ پیش آ گئی۔ اس پر مسلمانوں نے باہم مل کر یہ فیصلہ کیا کہ اس سلطنت نے ہمیں مذہبی آزادی اور پناہ دی ہے ہمیں بھی اس کی امداد کرنی چاہئے چنانچہ انہوں نے زبیر بن العوام کو دریائے نیل کے پار میدان جنگ میں بھیجا۔ کہ وہاں کے حالات سے اطلاع دیں اور خود پیچھے نجاشی کی فتح کے لئے خدا سے دعائیں کرتے رہے۔

ٹیکسٹ بک سیکشن

○ خلافت لائبریری میں ٹیکسٹ بکس سیکشن قائم ہے۔ جہاں سے ایم۔ ایس۔ سی میڈیکل اور انجینئرنگ کے طلباء کو کتب ایشو کی جاتی ہیں۔ تمام وہ طلباء ممبران جن کو نئی کتب کی ضرورت ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ اپنی ضرورت کی کتب کے نام دے کر ممنون فرمائیں نیز اگر ان کے خیال میں ٹیکسٹ بکس سیکشن میں کچھ کتب Out of date ہیں تو ان کی نشاندہی کریں تا کہ ان کی جگہ نئی کتب رکھی جاسکیں۔ ممبران اپنی تجاویز سے بھی مطلع فرمائیں تا کہ سیکشن کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔ آپ کی آراء کا انتظار رہے گا۔

پیش لفظ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے احمدی خواتین کے بارے میں مختلف خطبات و تقاریر میں جو ارشادات فرمائے ان کا مجموعہ الازہار لذوات الخمار کے نام سے شائع کیا گیا۔ اس کتاب کا پیش لفظ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(رقم فرمودہ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت مصلح موعود نے اپنے دور (امامت) میں مستورات کی تربیت کی خاطر ان کے مختلف جلسوں میں تقاریر فرمائیں جو علم کے خزائن اپنے اندر رکھتی ہیں۔ جن میں کہیں آپ نے ان کو روحانی علوم سے روشناس کروایا ہے کہیں تربیت پر زور دیا ہے۔ کہیں قومی ذمہ داریوں کی طرف ان کی توجہ دلائی ہے۔ کہیں اولاد کی تربیت کے گُر بتائے ہیں۔ کہیں ان کی صلاحیتوں کو ابھارا ہے۔ غرض یہ تقاریر عورتوں کے لئے ہمیشہ ایک مشعل راہ کا کام دیں گی۔ ان تقاریر کا مجموعہ حضرت مصلح موعود کی ایک خواہش کو پورا کرتے ہوئے ۱۹۴۶ء میں میں نے مرتب کر کے شائع کیا تھا۔ آپ نے ایک تقریر میں فرمایا تھا۔

"اس کے لئے تربیت کی ضرورت ہے۔ لیکچروں سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ قوم کے لئے دستور العمل بنایا جائے۔ ایک کتاب تیار کی جائے جس میں لکھا جائے کہ عورتوں کو بچوں کی تربیت اس طرح کرنی چاہئے تاکہ عورتیں اسے پڑھ کر اس پر عمل کریں ورنہ یہ کوئی نہیں کر سکتا کہ الفضل اور ریویو کے فائل اپنے پاس رکھ چھوڑے۔ ان مقامات پر نشانات لگے ہوں جہاں تربیت وغیرہ کے متعلق مضامین درج ہوں اور ان کو پڑھ کر عمل کرے۔ لیکن اگر ایسی باتیں ایک جگہ جمع ہوں اور ایسی کتاب عورتوں کے کورس میں شامل ہو یا وہ اپنے طور پر پڑھ کر اس پر عمل کریں تو بہت مفید ہو سکتا ہے"۔

(یکم دسمبر ۱۹۲۸ء)

گذشتہ ایڈیشن صرف ۱۹۴۴ء تک کی تقاریر پر مشتمل تھا۔ اب جبکہ وہ پاک وجود جو اسیروں کی رستگاری کا موجب بنا ہم میں موجود نہیں ضروری تھا کہ آپ کی تمام تقاریر کا مجموعہ پھر شائع کیا جائے تا مستورات آپ کی نصائح پر عمل کریں اور لجنات اپنے پروگرام بناتے ہوئے ان سے استفادہ کریں۔ کوشش کی گئی ہے کہ اس مجموعہ میں عورتوں کے متعلق حضرت مصلح موعود کی ہر تقریر شائع ہو سکے۔ ہو سکتا ہے کہ اس مجموعہ میں بھی کوئی تقریر شامل ہونے سے رہ گئی ہو۔ کسی بھائی یا بہن کو کسی ایسی تقریر یا ارشاد کا علم ہو جو کسی اخبار میں شائع ہو چکا ہو اور اس مجموعہ میں رہ گیا ہو تو ضرور اطلاع دیں آئندہ ایڈیشن میں اسے شامل کر لیا جائے گا۔

بہنوں کو چاہئے اس کتاب کو خریدیں۔ پڑھیں۔ حضرت مصلح موعود کی نصائح پر عمل کریں اور اس محسن نسواں کے لئے ہمیشہ دعا کرتی رہیں جس کے شب و روز ان کی بہبودی اور ترقی کی راہیں تلاش کرنے میں گزرے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں الفضل کے فائلوں سے تقاریر نقل کرنے میں مکرمی عبدالباری قیوم صاحب نے میری بہت مدد کی ہے اور متعدد تقاریر اخباروں میں سے ڈھونڈ کر نقل کی ہیں میں ان کی ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

طباعت کے سلسلہ میں کام کا سارا بوجھ مکرمی شیخ خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر الفضل اور ان کی اہلیہ عزیزہ امتہ اللطیف صاحب سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ رہا ہے جنہوں نے رات دن مصروف رہ کر طباعت کے سلسلے میں تمام کام سرانجام دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

لجنات کو اس کتاب کی اشاعت کے لئے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر احمدی گھرانہ میں کم از کم ایک کتاب ضرور پہنچ جائے۔ یہ کتاب حضرت مصلح موعود کی انمول نصائح کا ایک بیش بہا خزانہ ہے جن کا پڑھنا احمدی مستورات کے لئے ضروری ہے تا وہ ان کی روشنی میں اپنی زندگیاں قرآن مجید کے مطابق ڈھال سکیں اور اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریق پر ادا کر سکیں۔ آمین اللھم آمین۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

میاں محمد ابراہیم

احباب جماعت کی قربانیاں

۶۔ فروری ۹۴ء کا الفضل کا اداریہ پڑھ کر اپنی اس سے پہلی رائے کی تجدید کرنے کا موقع ملا کہ ماشاء اللہ آپ جماعت کے آرگن کا ایڈیٹر ہونے کے اعتبار سے جماعت احمدیہ کی مستند اور معروف رائے کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کا یہ کہنا کہ جانی قربانی سے ہم دریغ نہیں کرتے اور حق و صداقت کے لئے جب بھی اس کی ضرورت ہو۔ اسے پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ لیکن صاحب ایمان کی جان بہت قیمتی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہم اسے بے ضرورت ضائع نہیں کرتے۔ پس دنیا جانتی ہے کہ ہم نے ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے اور معروف معاملہ میں جب بھی کوئی حکم صادر فرماویں۔ ہماری جانیں حاضر ہیں۔ ہم ان کے حکم کے تابع ہیں اور جیسا کہ ہمارے امام دوم۔ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد نے مصلح موعود کے دعویٰ کا اعلان فرماتے ہوئے ۱۹۴۴ء میں میکلوڈ روڈ کے میدان بالمقابل کیتھڈرل (گرجا گھر) میں جو ان دنوں خالی تھا لیکن آج کل بڑی بڑی عمارتوں کو اٹھائے ہوئے ہے ایک خاص جلسہ پر فرمایا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنے کے معاملہ میں واحد مذہبی جماعت ہے جو اخلاص اور عقیدت سے اپنی جانیں پیش کرنے میں پس و پیش نہیں کرتی اور یہ کہ اگر ہمارے مذہب میں خودکشی حرام نہ ہوتی اور اگر حضرت امام جماعت الثانی عقیدت مندوں کی اس جماعت کو جو ہزاروں کی تعداد میں جلسہ میں موجود تھے حکم دیتے کہ یہ ابھی اسی وقت خنجر مار کر اپنی جان کی قربانی پیش کریں۔ تو دنیا یہ نظارہ بھی دیکھ لیتی کے یہ جماعت اپنے امام کی آواز پر کسی دلیری اور جرات سے جان پر کھیل جاتی ہے۔ الغرض جماعت احمدیہ تو اپنے امام کے حکم کے تابع ہے اور معروف میں اپنے امام کی تابعداری کرنا ان کے ایمان کا جزو ہے۔ اس لئے اگر ایسی جانی قربانی کرنے والوں کی فہرست لمبی نہیں تو اس کی وجہ یہ ہے ہمارے امام نے اس کا ہم سے مطالبہ ہی نہیں کیا۔ وہ جو بھی اور جب بھی جماعت کے متعلق کوئی فیصلہ کریں گے ہم بلا چوں و چرا اس کی اطاعت کرنا خود پر لازم سمجھیں گے۔ بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت کی اکثریت تعلیم یافتہ ہے اور اپنی تعداد کے لحاظ سے ہماری ملی اور ملکی خدمات پاکستان کی ہر دوسری جماعت سے نمایاں ہیں۔ ہم اس حقیقت کو بھی جانتے ہیں کہ۔

اس زندگی سے تو موت ہی بہتر ہے اے خدا جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

ہم اپنے حقوق کو پامال ہوتے دیکھتے ہیں اور دل ہی دل میں کڑھتے ہیں۔ اور ذہنی پریشانی مول لے لیتے ہیں کیونکہ ہم آئین یا قانون کو ہاتھ میں لینے والے لوگ نہیں۔ اپنے خدا پر ہمارا پختہ یقین ہے اور جانتے ہیں کہ وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ ہمارا اٹھنا۔ بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ مرنا جینا اس کے ہاتھ میں ہے۔ شاید یہ دَور ہمارے لئے آزمائشی ہی ہو۔ بہر حال ہم ذہنی اور روحانی اذیت جو ہمیں پہنچ رہی ہے اس کو برداشت کر رہے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے۔ تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اس کو بدل نہ دے۔ سیاسی لیڈر ہمارے جذبات کو ہمیشہ کے لئے نہیں کچل سکتے۔ ہم ذہنی کوفت اور روحانی محرومی برداشت کرتے رہیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری تنگی کو دور نہ فرما دے۔ ملک سے بغاوت ہمارا عقیدہ ہی نہیں۔ اور پاکستان تو بنا ہی اسلام کے نام لیواؤں کے لئے تھا۔ اس کی دل و جان سے خدمت ہمارا نصب العین ہے۔

○

عقبیٰ اپنی سنوارتے رہنا
اپنا تقویٰ نکھارتے رہنا
اپنے ایماں کی قیمتی دولت
لحہ لحہ سنبھالتے رہنا
ابتلاؤں کی تیز آندھی میں
اپنے رب کو پکارتے رہنا
صبر کرنا رضائے باری ہے
صبر اپنا ابھارتے رہنا
تیرا دل بھی رہے گا تب مومن
نفس امّارہ مارتے رہنا

خواجہ عبدالمومن مومنؔ
اوسلو ناروے

یادرفتگان

محمد الیاس ظفر

مکرم چوہدری خالد محمود صاحب

عمر پچاس سال سے زائد مگر دیکھنے میں بھرپور جوان' یوں لگے' جیسے تیس کے پیٹے میں ہوں۔ بھرا ہوا مضبوط جسم' پورا قد' گندمی رنگ' کسی تکلیف اور پریشانی کو خاطر میں نہ لانے والے محترم چوہدری خالد محمود صاحب دل کی بیماری کے پانچویں حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے ۲۱۔ ۲۲ دسمبر ۱۹۹۳ء کی درمیانی شب زندگی کی بازی ہار گئے۔

دس' بارہ سال قبل بچوں کی تعلیم کی خاطر لاہور منتقل ہو گئے۔ مگر وہاں آپ کا دل نہیں نکلتا تھا پھر گاؤں میں متوسط درجے کا زمیندارہ تعلق بھی تھا۔ اس لئے بار بار گاؤں آتے۔ بعض اوقات ہفتوں بھی ٹھہرتے۔ مگر اپنے کھانے وغیرہ کا بندوبست خود کرتے۔ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتے تھے۔ ہمارے' ان کے خاندان کا جسمانی لحاظ سے پشت ہا پشت کا فرق ہے۔ وہ ایک برادری سے' ہمارا خاندان دوسری برادری سے۔ مگر ایک رشتہ و تعلق ضرور ایسا ہے جس کے مقابل پہ سب رشتے اور تعلق ہیچ ہیں اور جو سب رشتوں اور دوستیوں سے عزیز اور اعلیٰ و افضل ہے اور وہ' وہ تعلق ہے جو آسمانوں کے خدا نے احمدیت کے بابرکت رشتے کی صورت میں زمین پر قائم فرمایا ہے اور مرحوم ہمیشہ اس کا خاص خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۸۴ء سے دسمبر ۱۹۹۳ء کے درمیان عاجز کے والد محترم بابو محمد یوسف صاحب اور والدہ صاحبہ نیز خاکسار کی اہلیہ کی بیماری کے علاج کے سلسلہ میں مرحوم اور ان کے اہل خانہ نے جس ہمدردی کا مظاہرہ کیا۔ ہسپتالوں میں داخل کرواتے رہے' مختلف ٹیسٹوں کے لئے جس طرح بھاگ دوڑ کی۔ ہر روز ہسپتال میں عیادت کے لئے سب اہل خانہ کا تشریف لانا' روزانہ ڈاکٹری ہدایت کے مطابق مریض کے لئے کھانے کا انتظام کرنا اور پھر یہ کہ عیادت لئے آنے والوں کی رہائش اور طعام کا بندوست کرنا مریض کو ہسپتال سے تندرست قرار دے کر فارغ کئے جانے پر اصرار کے ساتھ اپنے دولت خانے پر لے جانا اور جب تک وہ خوب چلنے پھرنے کے قابل نہ ہو جائے۔ اس وقت تک واپس گاؤں آنے کی اجازت نہ دینا۔ یہ سب اسی آسمانی رشتے کی بدولت تھا جو خود خدا نے قائم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم اور ان کے خاندان کو خود اپنی جناب سے اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ ایسا ہی شفقانہ برتاؤ مرحوم گاؤں کے دیگر افراد عزیزوں اور دوستوں سے کرتے جس کی وجہ سے ہر کوئی ان کا گرویدہ تھا۔

احباب دعا کریں کہ مولا کریم مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ دین حق کے حقیقی خادم ثابت ہوں اور سب کو بہترین مستقبل سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔

آفتاب احمد

مکرم ناصر طاہر خان

زیر نظر سطور میں اپنے پیارے ماموں ناصر طاہر خان کی یاد میں تحریر کر رہا ہوں جو مورخہ ۳۰ جنوری بروز اتوار قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ آپ کی عمر ساٹھ برس تھی۔ آپ مکرم بابو محمد نواز خان سنگر مشینوں والے آف سیالکوٹ کے فرزند اور مکرم چوہدری عبدالسلام اختر مرحوم کے برادر نسبتی تھے۔ ہم نے اپنے بچپن سے ہی سارے ننھیال میں ماموں ناصر کی شخصیت کو ایک مرکزی حیثیت کا حامل پایا۔ چار بہنوں کے اکلوتے بھائی اور گھر بھر کے لاڈلے ماموں۔ پکے اور خالص پٹھان۔ نہایت مخلص احمدی اور بلا کے وجیہہ نوجوان تھے۔ بچپن سے جوانی کا سفر سیالکوٹ کے محلہ دھاروال میں طے کیا۔ پورے محلّہ میں اپنی دلکش شخصیت اور دینی غیرت کی بناء پر معزز و ممتاز تصور کئے جاتے۔ کسی بھی غمی یا خوشی کے موقع پر انتظامات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ کردار کی اس خوبی کی وجہ سے سارے محلہ میں ایک نہایت ہردلعزیز شخصیت گردانے جاتے تھے۔ غم روزگار کی ضرورت محسوس ہوئی تو ایک دن لاہور چلے گئے اور پاکستان ایئر فورس میں ملازمت اختیار کر لی اور بقول ماموں ناصر کے ایئر فورس والوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ لاہور سے محبت کا کچھ ایسا روگ پالا کہ پھر ساری زندگی لاہور کے ہو رہے یہاں تک کہ احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور کی مٹی ان کا مدفن بنی۔ ماموں ناصر بہت باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے۔ خدا نے دلکش شخصیت کے ساتھ ساتھ سیم وزر کی فراوانی بھی عطا فرمائی تھی۔ اس کا اظہار اکثر و بیشتر اپنے گھر واقع سمن آباد میں ضیافتوں کی صورت میں کرتے تھے۔ مدعو مہمانوں سے بہت زور و شور سے مذہبی گفتگو شروع کرتے۔ انداز نہایت پُر اثر اور حکیمانہ ہوتا۔ دوسرے کی کم سنتے اپنی زیادہ سناتے۔ مدمقابل کو ان کے نکتہ نظر سے اتفاق کرنے میں ہی عافیت نظر آتی۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کہ دعوت الی اللہ کا یہ اپنا انداز تھا۔ بزرگان سلسلہ سے بہت عقیدت و محبت رکھتے اور ان کی خدمت میں بہت راحت محسوس کرتے تھے۔ شعرو ادب سے دلچسپی تو بس واجبی سی تھی لیکن والد صاحب مرحوم عبدالسلام اختر کی نظمیں بہت شوق اور عقیدت سے سنتے اور سناتے تھے۔ آج وہ محبتیں نچھاور کرنے والی مہربان شخصیت ہم میں موجود نہیں لیکن ان کی یادیں اور ان کے احسانات ہمیشہ دل پر نقش رہیں گے۔ میں دعاگو ہوں اور اپنے قارئین کی خدمت میں بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس نیک اور مخلص انسان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں نیز یہ بھی دعا کریں کہ وہ پاک پروردگار ان کی اہلیہ اور ان کے بچوں کو صبر جمیل عطا فرماوے اور وہ اپنے والد کی نیک نامی اور بلند روایات کو قائم رکھنے والے ہوں۔ آمین ثم آمین"۔

سعید احمد سعید ملتان

واقفین نو۔ تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں

تربیت اولاد کے لحاظ سے موجودہ دور بہت نازک دور ہے نت نئی دلچسپیاں' لالچ اور کھیل تماشے بچوں اور نوجوانوں کو دور لے جا رہے ہیں۔ یہ لہو و لعب انسانوں کو خدا سے غافل کر رہا ہے۔ پس بہادری یہی ہے کہ ہر احمدی جو خدا کے دین سے محبت کا دعویٰ رکھتا ہے۔ دنیاداری کی اس روش کے خلاف اٹھ کھڑا ہو اور اپنی شبانہ دعاؤں سے' محبت کے ساتھ نیک نصیحت سے اور اعمال صالحہ بجا لا کر اپنے اہل و عیال اور اپنے زیر اثر ہر فرد کو خدا کے دربار میں لا کھڑا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔

"بچوں کی تربیت ہم براہ راست نہیں کر سکتے اس لئے اس کا ایک ہی علاج ہے۔ کہ اس عمر (۷ سال سے کم عمر) کے بچوں کی تربیت کے لئے ماں باپ کی تربیت کی جائے اور اس کے لئے ہم تنظیموں کے سپرد یہ کام کرسکتے ہیں

انصار اپنے ہاتھ میں لیں' خدام اپنے ہاتھ میں لیں اور لجنات اپنے ہاتھ میں لیں یہ پروگرام۔ اور ان کا کام یہ نہیں ہے کہ ماں باپ کے بچوں کے معاملہ میں براہ راست دخل دیں بلکہ ایسے پروگرام بنائیں جو جلسوں کی شکل میں بھی ہوں اور کتب کی شکل میں بھی ہوں اور ان کا مطمح نظر یہ ہو کہ ہم نے ماں باپ کی تربیت کرنی ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کر سکیں اور ایسے پروگرام اس طرح بنانے چاہئیں کہ خشک نہ ہوں بلکہ ان میں دلچسپی ہو...

اس عمر کے بچوں پر جو نقش آپ نے منقش کر دیئے اگر وہ جہنم میں لے جانے والے نقش ہیں تو بچوں سے ہی نہیں آپ سے بھی پوچھا جائے گا اور اگر ایسے نقش منقش کر دیئے جو جنت کے رہنے والوں کے نقوش ہوتے ہیں تو پھر آپ بڑے خوش نصیب ہیں کیوں کہ آپ کی اولاد در اولاد در اولاد کی نیکیاں بھی آپ کے نام پر ہمیشہ لکھی جائیں گی اور آپ کے درجات کی بلندی کا موجب بنتی جائیں گی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۸۶ء

اس ضمن میں حضرت صاحب کا یہ ارشاد بھی پیش نظر رہے۔

ہمارے پاس خدا کے فضل سے بہت سا وقت ہے اور اگر اب ہم ان کی پروش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا تعالیٰ کے حضور مجرم ٹھہریں گے کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ نے الٰہی منشا کے ماتحت ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور ۱۹۸۹ء میں جماعت نے اپنی زندگی کی پہلی صدی مکمل کر کے اپنی زندگی کی دوسری صدی میں داخل ہونا تھا احمدیت کی دوسری صدی میں جماعت پر پڑنے والی عظیم ذمہ داریوں کو بھانپتے ہوئے۔ امام جماعت احمدیہ الرابع نے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی پاکر اپریل ۸۷ء میں یہ تحریک فرمائی کہ آئندہ دو سال میں (بعدہ آپ نے اس مدت کو بڑھا کر چار سال کر دیا) (اور پھر چار سال کے بعد اور مزید بڑھا دیا) اللہ تعالیٰ جو بچے احمدی ماں باپ کو عطا فرمائے وہ ان کو وقف کریں اور ماں باپ اور نظام جماعت ان بچوں کی ایسے

رنگ میں تعلیم و تربیت کریں کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے خدا کی راہ میں قربانی کے لئے تیار ہو جائے جو جماعت کی زندگی کی دوسری صدی میں ابھرنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی اہلیت رکھتی ہو۔ اس مبارک تحریک کا نام حضرت صاحب نے "تحریک وقف نو" رکھا۔ جماعت اس تحریک اور اس کے نام سے بخوبی متعارف ہے۔

اس تحریک کے تقاضوں کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقتاً فوقتاً جو ارشادات فرمائے ہیں وہ مکمل خطبات (۱) مورخہ ۳- اپریل ۱۹۸۷ء خطبہ جمعہ لندن (۲) ۱۰- فروری ۱۹۸۹ء خطبہ جمعہ لندن (۳) ۱۷- فروری ۱۹۸۹ء خطبہ جمعہ ہالینڈ (۴) ۸- ستمبر ۱۹۸۹ء خطبہ جمعہ لندن (۵) یکم دسمبر ۱۹۸۹ء خطبہ جمعہ لندن میں یکجا کر دئے گئے ہیں تا والدین واقفین نو بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت ان ارشادات کی روشنی میں منظم کر سکیں اور جو ذمہ داریاں حضرت صاحب نے نظام جماعت کے سپرد فرمائی ہیں وہ اپنی ذمہ داریوں کو ان ارشادات کی روشنی میں ادا کر سکیں۔

مندرجہ بالا خطبات تمام واقفین نو کے گھروں میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اس طرح ایک کتابچہ وکالت دیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ (واقفین نو کے والدین کی رہنمائی کے لئے) کے نام سے شائع کروا کے تمام واقفین نو کے گھروں میں تقسیم کروا چکی ہے۔

نظام جماعت کے تحت سب بچوں کا طبی معائنہ بھی کرایا جاتا ہے۔ احمدی ڈاکٹرز کے ذریعہ۔ وکالت وقف نو کے مرکزی نمائندگان۔ ضلعی سیکرٹریان اور مقامی حلقہ جات کے سیکرٹریان اور دیگر ممبران کمیٹی (کیریر پلاننگ کمیٹی) کے پروفیسر صاحبان نے بچوں کی راہنمائی کے سلسلہ میں اور ان بچوں کے رجحانات کے سلسلہ میں گھر گھر رابطہ شروع کر دیا ہے۔ جو بچوں اور والدین کی راہنمائی کر رہے ہیں۔ خاکسار والدین سے گزارش کرتا ہے کہ وہ حضرت صاحب کے خطبات اور دیگر کتب کا بار بار مطالعہ کریں۔ ان کی روشنی میں بچوں کی تربیت کریں۔ (دعاؤں کے ساتھ)

خاکسار آخر میں حضرت صاحب کا ایک ارشاد تحریر کر کے مضمون کو ختم کرتا ہے۔

"والدین اپنے کردار میں پاکیزگی پیدا کریں۔

"تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے" نیز فرمایا "خدا کا خوف کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اس مضمون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دلنشیں کریں اور اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی.... اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

بقیہ صفحہ

یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ جب کفار مکہ نے فتح حاصل کر لی تو وہ واپس جاتے ہوئے رک گئے۔ انہوں نے سوچا کہ ہم نے فتح تو حاصل کر لی ہے مگر اس فتح کی کوئی علامت ہمارے پاس نہیں ہے ہم مکہ میں جا کر کیا بتائیں گے کہ ہم نے کیا حاصل کیا۔ یہ سوچ کر انہوں نے طے کیا کہ واپس جا کر مسلمانوں پر دوبارہ حملہ کیا جائے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ دشمن کا یہ ارادہ ہے تو آنحضرتؐ کی جرأت و عظمت ملاحظہ کریں کہ آپؐ خود سخت زخمی تھے۔ آپؐ کے صحابہ بھی زخموں سے چور تھے اس عالم میں آپؐ نے فیصلہ کیا کہ ہم کفار کے لشکر کے پیچھے جائیں گے اور ان کے سامنے جا کر پڑاؤ ڈالیں گے۔ آپؐ نے حکم جاری فرمایا کہ اس مہم میں حصہ لینے کے لئے صرف وہ لوگ آئیں جنہوں نے جنگ احد میں حصہ لیا ہے اس کے سوا اور کوئی حصہ نہ لے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ ایسے تمام لوگ ہتھیار بند ہو جائیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جنگوں کی تاریخ میں ایسی شاندار جرأت کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اپنے زخمی ساتھیوں کے ساتھ جن پر شکست کا بھی داغ تھا اور جو نفسیاتی طور پر کمزور ہو چکے تھے اور خطرہ تھا کہ نئی جنگ کی صورت میں وہ دوبارہ نہ بھاگ جائیں۔ حضرت نبی کریم نے زخمی ساتھیوں کو ساتھ لیا۔ اور کوئی فالتو آدمی بھی ساتھ نہ لیا۔ صرف ایک شخص کو آپ نے اجازت دی۔ اس نے کہا کہ میری اتنی بہنیں ہیں ان کی خاطر میرے باپ نے مجھے جنگ میں حصہ لینے سے روک دیا۔ اب مجھے اجازت دی جائے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔

حضرت صاحب نے بیان فرمایا کہ مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ ایک صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں زخمی تھا۔ میرے ساتھ میرا بھائی تھا وہ بھی سخت زخمی تھا۔ لیکن میں نے اپنے زخموں کے باوجود اسے اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا اور اس مہم میں شامل ہوا۔

مسلمانوں نے اسی زخمی حالت میں کفار کے لشکر کا تعاقب کیا اور حمراء الاسد کے مقام پر پڑاؤ کیا۔ جب کفار نے دیکھا کہ مسلمان زخمی اور شکست خوردہ ہونے کے باوجود ہمت نہیں ہارے تو ان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کا سخت رعب پڑ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کی تاریخ میں یہ واقعہ لاثانی ہے۔ کفار کا لشکر مسلمانوں سے ڈر گیا اور اس کو حملہ کرنے کی جرأت ہی نہ ہوئی۔ اور وہ مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس آیت میں اسی رعب کا ذکر ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب تھا جس کی دشمن تاب نہ لا سکا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالسلام اسلم صاحب کارکن اصلاح و ارشاد تحریر فرماتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم عبدالرشید صاحب انور انچارج مربی آئیوری کوسٹ کے بارے میں میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالغفور صاحب جاوید نے بذریعہ ٹیلی فون جرمنی سے اطلاع دی ہے کہ ان کی طبیعت ٹائیفائیڈ کی وجہ سے سخت علیل ہے۔ احباب کرام سے عاجز ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر شمیم احمد شیخ صاحب سرگودھا بائی پاس سرجری کے لئے عنقریب لندن روانہ ہونے والے ہیں۔ احباب کرام سے آپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالحمید گوندل قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالوحید گوندل صاحب گذشتہ ماہ سے معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں کچھ دنوں سے مشن ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج ہیں۔ اور حالت شدید خراب ہے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

○ ڈاکٹر مبشر احمد شرما فضل عمر ہسپتال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۳۱- جنوری ۹۴ کو بیٹی عطا فرمائی ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ازراہ شفقت "امتہ المصور" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ شیخ عبدالرشید شرما صاحب صدر جماعت احمدیہ شکارپور سندھ کی پوتی ہے اور منشی عبدالرحیم شرما صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پڑپوتی و پڑنواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو درازی عمر عطا فرمائے۔ نیک و خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ امتہ الحی صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ عبدالغفور صاحب عزیز آباد کراچی وصیت نمبر ۲۲۲۳۵ کا رابطہ دفتر وصیت سے نہیں ہے۔ برائے مہربانی موصیہ خود پڑھے یا ان کے عزیز و اقارب کو ان کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو تو دفتر کو جلد از جلد مطلع کریں۔ شکریہ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

M.T.A
کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے
۸ مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۴۷۳

خبریں

ربوہ : 22- فروری- 1994ء
صبح سے دھوپ نکلی ہوئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو عمرہ کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب پہنچ گئی ہیں۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنے وفد کے ہمراہ طواف و عمرہ کیا۔ ان کی آمد پر جدہ کے ہوائی اڈہ پر گورنر مکہ شہزادہ ماجد بن عبدالعزیز نے ان کا استقبال کیا۔ وزیر اعظم پاکستان اپنے تین روزہ دورہ کے آخر پر سعودی عرب کے شاہ فہد بن عبدالعزیز سے ملاقات کریں گی۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان اور سعودی عرب باہمی اخوت' بھائی چارے اور محبت کے رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسلمان ممالک کو ایک دوسرے کے ساتھ بھرپور تعاون کرنا چاہئے اور اپنے وسائل ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرنے کی بجائے باہمی تعمیر و ترقی پر صرف کرنے چاہئیں۔

○ امریکی صدر کلنٹن نے سربوں کو خبردار کیا ہے کہ نیٹو کا الٹی میٹم بدستور برقرار ہے اور اگر انہوں نے سراجیوو کے خالی کئے گئے نواحی علاقوں کا کنٹرول دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کی تو پھر انہیں ہوائی حملوں سے روکا جائے گا۔

○ سیکرٹری داخلہ جمشید برکی نے کہا ہے کہ بنیادی طور پر افغان مہاجرین کو کیمپوں تک محدود کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے پاکستان میں تقریباً ۳۰ لاکھ کے لگ بھگ افغان باشندے ملک کے کونے کونے میں موجود ہیں۔ انہیں محدود کرنا خاصا مشکل کام ہے لیکن اس کے بارے میں مربوط پروگرام بنایا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہائی جیکر مکمل طور پر تربیت یافتہ تھے کوڈ ورڈ استعمال کرتے تھے۔

○ وزیر داخلہ میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ بابر نے سینیٹ میں بتایا کہ غیر قانونی افغان باشندوں کے جبری انخلاء کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں۔ سندھ میں افغان مہاجرین کو جائیداد خریدنے کی اجازت نہیں اور وہ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔

○ بس کا اغوا افسوس ناک ہے سیاست دانوں کی محاذ آرائی سے حالات خراب ہو رہے ہیں' واقعہ کو بنیاد بنا کر افغانستان سے تعلقات خراب نہیں کرنا چاہئیں 'افغان پالیسی بھٹو نے بنائی تھی۔ ان خیالات کا اظہار اراکین سینیٹ نے بحث کے دوران سینیٹ کے اجلاس میں کیا۔

○ سینیٹ میں واقعہ بس ہائی جیکنگ پر بحث کے دوران ارکان کی اکثریت نے اس صورت حال سے نبٹنے کے لئے اسلام آباد کی انتظامیہ 'فوج' وزیر داخلہ جنرل نصیراللہ بابر کی جرات اور معاملہ فہمی کو سراہا۔

○ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ بس کے اغوا کا واقعہ افسوس ناک ہے پشاور سے اسلام آباد تک بس کو روکنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ تاہم اسلام آباد انتظامیہ بالخصوص وزیر داخلہ نصیراللہ بابر نے جرات مندی کا ثبوت دیا وہ پاک فوج کا ایسا سپوت ہے جس پر قوم جس قدر فخر کرے کم ہے۔

○ وزیر داخلہ نصیراللہ خان بابر نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ سرحد کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی ناکامی کی صورت میں وزیر اعلیٰ کو سرحد اسمبلی کے ارکان سے اعتماد کا ووٹ لینے کے لئے کہا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرحد میں گورنر راج نافذ نہیں ہو گا۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ مہاجر صوبے کی سوچ کو ڈرا دھمکا کر ختم کرنے سے نقصان ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں جمہوریت کی ڈگر خوش آئند نہیں عدم استحکام کے ذمہ دار ہمارے سیاسی رہنما ہیں۔ اور اگر جمہوریت کی بچانے کی کوشش نہ کی گئی تو تیسری قوت کو آنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ایوب بھٹو نواز شریف اور بے نظیر سب نے امریکی مفادات کی خاطر کام کیا۔ چمچے آج بھی ملکی سیاست میں اثر رسوخ رکھتے ہیں ان کے نام جلد بتاؤں گا۔

○ مشرقی پنجاب پولیس کے ڈائریکٹر جنرل کنور پال سنگھ نے پاکستان کی آئی ایس آئی پر الزام لگایا ہے کہ وہ افغان سرحد پر تربیتی کیمپوں میں ۵۰۰ سکھوں کو تربیت دے رہی ہے۔ جبکہ حکومت پاکستان کے ترجمان نے اس کی تردید کی ہے۔

○ بھارتی صدر شنکر دیال شرما نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں کارروائیاں کم نہیں ہوں گی۔ البتہ طاقت کے استعمال میں احتیاط برتیں گے۔ بی بی سی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ لگتا ہے کہ بھارت کو انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر عالمی تنقید کا احساس ہو گیا ہے۔

○ وزیر دفاع پاکستان نے بتایا ہے کہ پاکستان برطانیہ سے ۶ جنگی بحری جہاز حاصل کرلے گا جو اُن امریکی جہازوں کی جگہ لیں گے۔ جو پٹہ کی مدت ختم ہونے کے بعد واپس بھیج دیئے گئے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیر طارق بشیر چیمہ نے مشیر کی حیثیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ بہاولپور سے پیپلزپارٹی کے ایم پی اے نے سرکاری کار اور عملہ واپس کر دیا۔ ان کے استعفیٰ کی وجوہات کا علم نہیں ہو سکا۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کراچی میں این۔ پی۔ پی کے سربراہ مصطفیٰ جتوئی سے ایک گھنٹہ طویل ملاقات کی۔ وہ ان کی عیادت کے لئے آئے تھے۔

○ فرانس نے پاکستان سے کہا ہے کہ جب تک وہ این پی ٹی پر دستخط نہیں کرے گا اسے ایٹمی پلانٹ نہیں دیا جائے گا۔

○ رواں مالی سال کے پہلے سات ماہ میں تجارتی خسارہ ۳۴۔ ارب روپے تک پہنچ گیا ہے جبکہ اس عرصہ میں برآمدات میں چار فی صد کمی بھی ہو گئی ہے۔ لیکن تجارتی خسارہ پچھلے مالی سال کے اس عرصہ کے مقابلہ میں ۲۴۔ ارب روپے کم ہے۔

○ جماعت اسلامی کے قائم مقام امیر چودھری رحمت الٰہی نے مولانا نعیم صدیقی کے تمام اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے نئے امیر کے لئے انتخابی عمل معطل کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ اور رکن قومی اسمبلی میر ظفراللہ جمالی نے کہا ہے کہ سرحد حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد جمہوری نظام کے لئے خطرناک ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں امن و امان کی صورت حال بگڑ رہی ہے انہوں نے مزید کہا کہ کراچی کو وفاقی دارالحکومت کے دائرہ کار میں شامل کر دیا جائے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کے خلاف غداری کا مقدمہ قائم ہونے کا امکان ہے۔ اس وقت تک چھاپوں میں ۶۰۰۔ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

○ بھارتی فوج نے حرکت الانصار کے چیف کمانڈر سمیت ۱۱ مجاہدین کو گرفتار کر لیا ہے۔ دوکانداروں پر فورسز کے تشدد اور زیادتیوں کے خلاف سری نگر میں دوسرے روز بھی ہڑتال جاری رہی۔

○ پیپلزپارٹی کی رہنما بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں پارٹی کی قیادت بے نظیر یا مرتضیٰ بھٹو کے سپرد نہیں کریں گے بے نظیر نے مرتضیٰ سے خود دشمنی پیدا کی وہ بہن کا دعا گو نہیں رہا۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے پولیس کی طرح واپڈا افسر بھی بجلی چوروں سے واقف ہوتے ہیں اس لئے واپڈا نے ۱۲۔ ارب روپے کے بقایا جات وصول کرنے کے لئے انہوں نے واپڈا کے اعلیٰ حکام کو ۴۰ دن کا ٹارگٹ دے دیا ہے۔ اگر متعلقہ افسر بقایا جات وصول نہ کرے تو انہیں واپڈا کو خیرباد کہنا ہو گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر بن کر کام نہ چلا تو گورنر بن کر واپڈا کے بقایا جات وصول کروں گا۔

لاہور کے احباب کیلئے خوشخبری
ٹاپ ٹیوٹرز (ٹیوشن سنٹر)
لندن 'O' لیول سینئر اور جونیئر کیمبرج
میٹرک، ایف ایس سی، سائنس اور ریاضی
کیلئے لوکل اور فارن کوالیفائڈ اور تجربہ کار
ماہرین تعلیم کی زیر نگرانی
پتہ TOP TUTORS 51-F گلبرگ II کینال پارک لاہور۔ فون 302431

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہو گی
FLATULENCE CURE 2% گیس کیور
COLIC CURE 2% پیٹ درد کیور
PILES CURE 2% بواسیر کیور
CONSTIPATION CURE 2% قبض کیور
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راحیہ ہومیو) کمپنی ربوہ فون: ۷۷۱ ۶۰۶